



ڈاکٹر ذاکر حسین لائبریری

DR. ZAKIR HUSAIN LIBRARY

JAMIA MILLIA ISLAMIA
JAMIA NAGAR

NEW DELHI

CALL NO. 5913 168A

Accession No. 13036

سجده ایستادین و پیشانی بر خاک
 مستطود فرستید و سجده

در برابر پادشاه و در پیشگاه
 در پیشگاه پادشاه و در پیشگاه



و در پیشگاه پادشاه و در پیشگاه
 و در پیشگاه پادشاه و در پیشگاه

و در پیشگاه پادشاه و در پیشگاه
 و در پیشگاه پادشاه و در پیشگاه



سری کنیش آئینہ

تاریک گوئی باغ سخن ہے	رمان شاہی نشین آں پر	جو بولب چڑیاں آں کا فر	سے رم اکدم میں
درگاہے شکر شکیلی	امان آئی نہیں سے جاں کی	بجز ارکے نندین بگول کی او	دہی کالی دی وگا دی
وہی سیدی ہی سیدی گیلان	سرخ و شیدا نہیں کر دین	بجوں بولب	احسان سری ستیا سہج
وہی ہر جہان کے گناہ	وہی ہر دھرتی و گت نا	جسے کہتے ہیں اہل درویش	مہا دیبا اید یا اورید یا
وہ سب بیشا جانی ہیں	بہت احم و خلاب جانی ہیں	نفاوت کچھ نہ سمجھا دل نیک	جناں تلم ستیا دونوں میں
مغز رام دی اکرام ستیا	وہ دینا رام میں اور ام ستیا	زبان ہرچ وہ تو لکھی ہیں	وہ دن میں جلی جی شان میں
جو دھل میں تیرے گلی تر	وہ گویا ہرینیش آں گویا	وہ دانا ہرین نہ لانا ہرین یا	وہ گویا ہرین گویا ہرین گویا
سیا پت کو قدم گر سمجھے	توسیتا کو قدم تر سمجھے	طریق لازم و لازم بیان ہے	کچھ شکستہ ہر کشتور لگان
جو کینچہ شکست کو شکستہ بدین	خوبنشین جو نہیں کتی بدین	غرض دور گرانا یہ ہے مایا	اسی سسہ میں ناک پناہیا

دوسرے پہلا جانا بھگت دواج کا بالیک

سلسلے جانی نہیں رام گانام	سری رایت واسیتی شوکام	تخو	جناب بالیک ایشل
---------------------------	-----------------------	-----	-----------------

بدریافت جملہ مکرر | بزرگوار اک نامہ فیضی | نیکے کا چلو کر



<p>کون کیں میرا آج آج اوسین سر لکین چہ شہین کہ دل چہ فوہ ہے شہین کل باغ معانی چہ گلہ کہ شہین لکین چہ شہین سوال اچا کیا ہی آج کوئی فقرہ نہیں طلب غالی ستاہوں لکین چہ شہین کہ پیش چہ ہری ہر قدر گہر بیان کرنا ہوں رام اور لک</p>	<p>دو غریب سے پہلے برہمن ساتھ شہین برہمن لک میان چہ شہین لک وہ سہین ہی چہ شہین بہلا ایسے ہی چہ شہین سامن لک لک بادل شاہ کہتا ہے دیار سے زالی جو ہوں شہین ہی چہ شہین کہ گم پسندای اہل چہ ادھیا کے دوسرا</p>	<p>بہلا لک لک نگاہ ہر بانی میان ہر شہین لک یہ دولت اوٹلے شہین لک رہائی پاتھیں لک لک سہرہ لک لک آج آپ پاس بیان کیجیو وہ لک لک مخاطب لک شہین بادل لک رہا لک میرا قافل زبان بند روز عاشقان عاشق بداند</p>	<p>بہلا لک لک ہر بانی کے شہین لک شہین خط و شہین لک وہ شہین لک زبان ہر چہ رہا لک لک شہین لک شہین شہین لک شہین لک کہا لک لک لک لک لک شہین شہین لک شہین لک کہا لک لک لک لک لک</p>
--	--	--	--

<p>بہلا لک لک ہر بانی کے شہین لک شہین خط و شہین لک وہ شہین لک زبان ہر چہ رہا لک لک شہین لک شہین شہین لک شہین لک کہا لک لک لک لک لک شہین شہین لک شہین لک</p>	<p>بہلا لک لک ہر بانی کے شہین لک شہین خط و شہین لک وہ شہین لک زبان ہر چہ رہا لک لک شہین لک شہین شہین لک شہین لک کہا لک لک لک لک لک شہین شہین لک شہین لک</p>	<p>بہلا لک لک ہر بانی کے شہین لک شہین خط و شہین لک وہ شہین لک زبان ہر چہ رہا لک لک شہین لک شہین شہین لک شہین لک کہا لک لک لک لک لک شہین شہین لک شہین لک</p>	<p>بہلا لک لک ہر بانی کے شہین لک شہین خط و شہین لک وہ شہین لک زبان ہر چہ رہا لک لک شہین لک شہین شہین لک شہین لک کہا لک لک لک لک لک شہین شہین لک شہین لک</p>
---	---	---	---

کلاسیک شاعران
وہ ہوا عالم کو سب جہاں تاج
سختی سے اوکو دیکھا گئی
ہر طفل اک پسند ما پیدا
ہلال آسا لگا رہنے وہ ہر
بنافرا ندم روئے زمین وہ
جو پیش نبوی میں چلے پایا
جناں بہن جی سر پرستے
گر کو شکل ارباب بنایا
کما مجھ کو سہری سر پر کیا
دودا نیگلہ دل بیمار کو وہ
کما جو ہو پس اسیم باگ
یہ بخش ہر دل صدق مفاکو
سودر جگر غشا بنش لیک
دکھا کر جلوہ حسن مجائب

دوسری خود بخش کے سر پر
سعادت تادم آخر ہے تادم
میان جو رہا قلم ہے راج
ہوئی مست جی عشرت شہاں
تسلع مطلب دل پاگئی و
دل شمس قمر جو چیدہ
خجالت سے گشتا دل افروز
بہ آجا پردہ سندھین وہ
برائے بندگی صحابین آیا
برائے امتحان شریف لک
تماشا حسن تنکا دکھایا
سب طلب چاہش بن کا نام
شفابخش نیلے جسم زار کو وہ
بر طلب بلکا جھکو برانگ
نہش ہو کجی پاؤں کا
یہ فرمایا زبانی بابل نیک
نظر سے ہو گئی شبنم غائب

منیت جو شمس پر ہر روز
علا ہو کواکب نخل جوان
گرم گشت آبی ہر زمین کو
ریاضت کا پیرل و نخل
پہلی یکبار شاخ نخل امید
طبع و صابر و شاکر نہر و
قضا کی اوکو والدہ قضا
کیا کاشا عالم کو آباد
نہار و نسل تپ کر تار بادہ
جناں اندک میر شہناپ
کما ہم اندرین عالم کو تاج
غرض مجھ کو ازین سے افز
قدم اس میں بکھر شربا
گزارش اسنی کی تار کو
بشم کے بویش شبنم
ستم سے غلام سے جو غلام
کے کلا بدہ آیا وہ تاج
نصعد دل کرم کو فرنگ لاج

یان نگر کیا ہوں
رہے ماہ خوش سے ماضی
بسی ہو یہ آپ کل میں
کہ پہل اک کاشی سے کیا
حمل سے رگبی وہ شمس
باسم ابریک نکتہ پرور
بدن سے جا رہے سستی اودا
رعیت کو عدالت سے گشتا
کل حدت کا دم بہ تار بادہ
عجل ندان کی مورست شہاب
جوشیہ نظر ہو ناگ لکج
اوندی خوش خیم نہیں ہے
جناں شبنم نے جلوہ دکھایا
مجھ بگشت آبی قدو کی ہونا
بر کا ترے دیکھا سب ان
بجایا گاہ اندر و بلا سے
نصعد دل کرم کو فرنگ لاج

اویسیا کیسہ اپنا دیوانشی مہی کا لاج میریک شکر مین
رہن جین جس کا جانی ناتہ
سنو ذکر ابریک نکتہ وان کا
سوئی بد اگھر اوکی دھنم
چندر کو اوکی شادی کی جوتی نکا

نفاہیہ نوان روئی چہ کج اور وال شادی ناراج
ذرا نقش ہے جاگی ناتہ
ہوا حاکم وہ اعلیہ جان کا
ضعیف و پاک اسن شکتی نام
ہوا عالم طبع شت از نام نیک

مہاسن شہکے سر غم موز
تنی پرستار اتاج ہر روز
تنی پر ہوا جو شمس وانی
سری نادرین اور شہنشاہ

لیمو شین سیون شکر لکج
وہ چکا مثل مہر عالم افز
ہوئی خرم آفرین وانی
اودہ مین الیکر شمس



<p>یہ دختر کسی سے ناکو گریں کہ از آج دیگر دوا کو گریں یہ جو دختر کسی سے ناکو گریں کہ از آج دیگر دوا کو گریں</p>	<p>یہ دختر کسی سے ناکو گریں کہ از آج دیگر دوا کو گریں یہ دختر کسی سے ناکو گریں کہ از آج دیگر دوا کو گریں</p>	<p>یہ دختر کسی سے ناکو گریں کہ از آج دیگر دوا کو گریں یہ دختر کسی سے ناکو گریں کہ از آج دیگر دوا کو گریں</p>	<p>یہ دختر کسی سے ناکو گریں کہ از آج دیگر دوا کو گریں یہ دختر کسی سے ناکو گریں کہ از آج دیگر دوا کو گریں</p>
--	---	---	---

<p>سری سیتا باہر فیض بخشی اس پر بھی ہر گاہ فیض بخشی اس پر وافر و سرور آئے زمین خرم و دوزدار آئے سری ہار دیوئی شکر کئی آئے دم خلیلین کی جگہ آئے جو دیکھا جلوہ رکھو چہ انوار ہرے خضار مغل نقش و دیوار و فرناز سے وہ بالکد امان چلی آہستہ آہستہ فرامان کھادہ ناز سے دیکھا ہر اک شو پیری اور غریبین صورت بو</p>	<p>سری سیتا باہر فیض بخشی اس پر بھی ہر گاہ فیض بخشی اس پر وافر و سرور آئے زمین خرم و دوزدار آئے سری ہار دیوئی شکر کئی آئے دم خلیلین کی جگہ آئے جو دیکھا جلوہ رکھو چہ انوار ہرے خضار مغل نقش و دیوار و فرناز سے وہ بالکد امان چلی آہستہ آہستہ فرامان کھادہ ناز سے دیکھا ہر اک شو پیری اور غریبین صورت بو</p>	<p>سری سیتا باہر فیض بخشی اس پر بھی ہر گاہ فیض بخشی اس پر وافر و سرور آئے زمین خرم و دوزدار آئے سری ہار دیوئی شکر کئی آئے دم خلیلین کی جگہ آئے جو دیکھا جلوہ رکھو چہ انوار ہرے خضار مغل نقش و دیوار و فرناز سے وہ بالکد امان چلی آہستہ آہستہ فرامان کھادہ ناز سے دیکھا ہر اک شو پیری اور غریبین صورت بو</p>	<p>سری سیتا باہر فیض بخشی اس پر بھی ہر گاہ فیض بخشی اس پر وافر و سرور آئے زمین خرم و دوزدار آئے سری ہار دیوئی شکر کئی آئے دم خلیلین کی جگہ آئے جو دیکھا جلوہ رکھو چہ انوار ہرے خضار مغل نقش و دیوار و فرناز سے وہ بالکد امان چلی آہستہ آہستہ فرامان کھادہ ناز سے دیکھا ہر اک شو پیری اور غریبین صورت بو</p>
--	--	--	--

شونامہ اردو سی ہی زندگیا کاشا بدینین میر پرچی گنگ کلیجی تھی کبھی بچہ سنبھل کر تمنا تھی کہ دیکھو بکریہ ماہ مکرونی نہ کھکت راس آگے پیندا دھن پر پر پر پر پر غرض خیر نہ دوز پر کیا غور کارا پر نے پیلانڈا کیسا مرد و خرمین ہوا وہ گریں سکون پر جب نظر ڈالی وہ بارہ پکٹا ہے چھین پر ہر اقبال نگاہ نیم داس سے ہی زندگیا رنگی اپنی قسمت گر لگی تکی رہی ساکت کتے کتے سوس لکھ بچے کتے طلب دل حسب لخواہ نزدہ ماہ و غنہ پر اس آئی سراپا حسن کے گلین ہر بیٹھے نظر آبا منو نکا طور رطلور جھکنا ای سراپا ناز کیسا خشی سکین میری پیش نظرین سہوئی گرم سخن وہ ماہ بارہ خوشی سے ہی ثابت سوا سوال ہو سحیرت زندہ غلو شونامہ سر فصل غرض بن کتے بیٹھے معا طلب دل و گنگ کو پانڈا کین بکریہ ہی پر محبوب بیٹھے کمارا پر نے دغز سے کوا آئی بچہ غور و دیکھ لگی طوط تو بصد حیرت کسک کبھی وہ کما دغز نے ازراہ نکوئی پر نے پہرہ فرمایا بہ تکرار سیان خرمین ہوں لک بشر تو نکٹ اک شان سے از دینت فرقی میں تم سے چو کہ پر پر پر اکٹا پہل کر قن غنہ کتے ادھی غنہ یہ جا کہ سنبھل جا گیا جال نکٹش و مرغوب دیکھے نہین حصار مغل سے واکاہ پہنا ہمارا گل باغ خرمین تو ڈری سہی جھجک کر گئی وہ بیان روز پر پر پر پر پر پہنا دی لیک کوا کے گلبدن گرا ڈر ہے ہوسے پنا مبر کا وہ سنبھل بک پر طوہ برق	نگاہ نیم داس سے ہی زندگیا رنگی اپنی قسمت گر لگی تکی رہی ساکت کتے کتے سوس لکھ بچے کتے طلب دل حسب لخواہ نزدہ ماہ و غنہ پر اس آئی سراپا حسن کے گلین ہر بیٹھے نظر آبا منو نکا طور رطلور جھکنا ای سراپا ناز کیسا خشی سکین میری پیش نظرین سہوئی گرم سخن وہ ماہ بارہ خوشی سے ہی ثابت سوا سوال ہو سحیرت زندہ غلو شونامہ سر فصل غرض بن کتے بیٹھے معا طلب دل و گنگ کو پانڈا کین بکریہ ہی پر محبوب بیٹھے کمارا پر نے دغز سے کوا آئی بچہ غور و دیکھ لگی طوط تو بصد حیرت کسک کبھی وہ کما دغز نے ازراہ نکوئی پر نے پہرہ فرمایا بہ تکرار سیان خرمین ہوں لک بشر تو نکٹ اک شان سے از دینت فرقی میں تم سے چو کہ پر پر پر اکٹا پہل کر قن غنہ کتے ادھی غنہ یہ جا کہ سنبھل جا گیا جال نکٹش و مرغوب دیکھے نہین حصار مغل سے واکاہ پہنا ہمارا گل باغ خرمین تو ڈری سہی جھجک کر گئی وہ بیان روز پر پر پر پر پر پہنا دی لیک کوا کے گلبدن گرا ڈر ہے ہوسے پنا مبر کا وہ سنبھل بک پر طوہ برق
--	--



نہین باغ جانین گیا کاشا بدینین میر پرچی گنگ کلیجی تھی کبھی بچہ سنبھل کر تمنا تھی کہ دیکھو بکریہ ماہ مکرونی نہ کھکت راس آگے پیندا دھن پر پر پر پر پر غرض خیر نہ دوز پر کیا غور کارا پر نے پیلانڈا کیسا مرد و خرمین ہوا وہ گریں سکون پر جب نظر ڈالی وہ بارہ پکٹا ہے چھین پر ہر اقبال نگاہ نیم داس سے ہی زندگیا رنگی اپنی قسمت گر لگی تکی رہی ساکت کتے کتے سوس لکھ بچے کتے طلب دل حسب لخواہ نزدہ ماہ و غنہ پر اس آئی سراپا حسن کے گلین ہر بیٹھے نظر آبا منو نکا طور رطلور جھکنا ای سراپا ناز کیسا خشی سکین میری پیش نظرین سہوئی گرم سخن وہ ماہ بارہ خوشی سے ہی ثابت سوا سوال ہو سحیرت زندہ غلو شونامہ سر فصل غرض بن کتے بیٹھے معا طلب دل و گنگ کو پانڈا کین بکریہ ہی پر محبوب بیٹھے کمارا پر نے دغز سے کوا آئی بچہ غور و دیکھ لگی طوط تو بصد حیرت کسک کبھی وہ کما دغز نے ازراہ نکوئی پر نے پہرہ فرمایا بہ تکرار سیان خرمین ہوں لک بشر تو نکٹ اک شان سے از دینت فرقی میں تم سے چو کہ پر پر پر اکٹا پہل کر قن غنہ کتے ادھی غنہ یہ جا کہ سنبھل جا گیا جال نکٹش و مرغوب دیکھے نہین حصار مغل سے واکاہ پہنا ہمارا گل باغ خرمین تو ڈری سہی جھجک کر گئی وہ بیان روز پر پر پر پر پر پہنا دی لیک کوا کے گلبدن گرا ڈر ہے ہوسے پنا مبر کا وہ سنبھل بک پر طوہ برق	نگاہ نیم داس سے ہی زندگیا رنگی اپنی قسمت گر لگی تکی رہی ساکت کتے کتے سوس لکھ بچے کتے طلب دل حسب لخواہ نزدہ ماہ و غنہ پر اس آئی سراپا حسن کے گلین ہر بیٹھے نظر آبا منو نکا طور رطلور جھکنا ای سراپا ناز کیسا خشی سکین میری پیش نظرین سہوئی گرم سخن وہ ماہ بارہ خوشی سے ہی ثابت سوا سوال ہو سحیرت زندہ غلو شونامہ سر فصل غرض بن کتے بیٹھے معا طلب دل و گنگ کو پانڈا کین بکریہ ہی پر محبوب بیٹھے کمارا پر نے دغز سے کوا آئی بچہ غور و دیکھ لگی طوط تو بصد حیرت کسک کبھی وہ کما دغز نے ازراہ نکوئی پر نے پہرہ فرمایا بہ تکرار سیان خرمین ہوں لک بشر تو نکٹ اک شان سے از دینت فرقی میں تم سے چو کہ پر پر پر اکٹا پہل کر قن غنہ کتے ادھی غنہ یہ جا کہ سنبھل جا گیا جال نکٹش و مرغوب دیکھے نہین حصار مغل سے واکاہ پہنا ہمارا گل باغ خرمین تو ڈری سہی جھجک کر گئی وہ بیان روز پر پر پر پر پر پہنا دی لیک کوا کے گلبدن گرا ڈر ہے ہوسے پنا مبر کا وہ سنبھل بک پر طوہ برق
--	--

<p>نہیں کہ اگر وہاں کوئی ہو غبت ہے آپکا اندیشہ تعجب کہ نہیں صاحب فکر زالی شان پہاڑ میں جدا میرا کام ہے باور کا وہ بلا میں ہم ہی فکر کا یہ کسی شاخ حکمت کے گھاٹ ز کام انجام کر دینے طلب جھڑکا کیسے تو زمین ہو کیا یوں کثرت درویش حوالہ فرمے کر دی و مجرب سے بیانیہ بیخ و دم ملک مثال اگر کسی جاگتی صاف چلا کر سو دشمن کو دیکھ دینا</p>	<p>جانبین کو ای تو تمام فریب کر سے ہوا نہیں کام اگر تبدیلی ہو رکا ہے ذکر مگر لڑان میں جدا ہے تہیں مجھو قائم غور کا کہا ہوتی ہو جی کی خوش بدنا جو صید غور و نائل فقط نہا ہو رہنے کی طلب نہا غم منصفی ہے ہوش میں پیش لڑنے کی غفبت بہت چلو ایسے کی غائب پھنسے تاریکی غفبت میں یہ کہنا تھا کہ غفبت آگنی کہنا تھا کہ غفبت آگنی</p>	<p>کہ مشورہ چان نام آپکا کہ ہم جو کراست کشتی میں وہ کوئی اہل فطرت اور عود کا بدل سکتے ہیں کشتی کا بھلا ہے ہوا کی علاج کر جہیز ان میں سے یوں کیا سری پرست کا بی طلب آیا تو اوچالہ میں ہم چوتے خطا نہا سے نہتے سے کی لہو لینا ہوئے سوے اور بیاد گم رنگ جہیز اوس گل کی تو کا دیا کہیں مادہ خوش غفبت ہم میان نام تاریکی ہنستے تو بلا کی غفبت شب ہو گئی</p>	<p>مقامات ہوا کام آپکا ہے الفبت سے کیا بری ہیں پیشا جیکے دان فی غور کا بہت زحمت میں آج صاف نمایاں ہیں گلاستک و پیم کما حق ہے مگر کیا لینا جو نادر میں نہ برانکا وہ پایا قبول عرض سے کرتے جو انکار عداوت کے کردل صلت اپنا کتا جب یہ نو دوزخ ہو گئے رنگ سراسر سے خطا تیری گنگار دعا کو بھجوتے ہیں سب ہم اس صورت اندیز میں ہے تو مگر اوس جگہ نہ بشارت نہ</p>
--	--	---	--



<p>جان کمال ان کے کشتی جہیز انسانی ملک و پر نہتے دعا کی سی ہیں</p>	<p>وہ کچھ غزل وں ملک و پر کما رو کر یافت سکار پیش لڑنے کی غفبت</p>	<p>وہ کچھ غزل وں ملک و پر کما رو کر یافت سکار پیش لڑنے کی غفبت</p>	<p>وہ کچھ غزل وں ملک و پر کما رو کر یافت سکار پیش لڑنے کی غفبت</p>
--	--	--	--

دہی خندان بخشے تو بخشے	سراغ خطہ مان بخشے تو بخشے	میرزا بخشے نامور کی دل	میرزا بخشے نامور کی دل
کھانا جو خار نامرادی	جناب بشن جی کو بدیاری	نہیں استکارا شی تھی ہو	نہیں استکارا شی تھی ہو
اوی در شکر میں	میان سہنگی ہو ہوید ا	اویکے ساتھ ہوشادی تھی	اویکے ساتھ ہوشادی تھی
وہ دھڑا دھڑا کھانا	سہریت اوکو گھر میں تھی	بلائی فکر غم ہو ہو ہو	بلائی فکر غم ہو ہو ہو
دیامد چو گھوڑا جیسا	تمہیں ہی بل گئی دیکھنا	سہونا چار گرم سبجو تم	سہونا چار گرم سبجو تم
کوئی لچر میں کوئی کھانا	وہاں صد و غم کی کھانا	جناب بشن جی کی شکرانی	جناب بشن جی کی شکرانی
تمہیں بجلی سہی گھر میں	ہاری طرح زفت کا غم	جو دیکھتا مقبالے عدو جو	جو دیکھتا مقبالے عدو جو
اودہر دو فوجو دہا میں	کلام غم و خواہی ابید	کرینکے ہم نہر گزشتادی	کرینکے ہم نہر گزشتادی
ان پائی نو دو شکرانہ	سہی عدو کا کمر لیا	جناب بالیک اہل توقیر	جناب بالیک اہل توقیر
نورن پر غرض بیٹھے دیکھ	لکے کر زپشا حور و خواہ	وفا و دکر کے باعث تاجدار	وفا و دکر کے باعث تاجدار
زیر و زور و دھماکا	رہے محفوظ انسان ہر گاہ	ادہیا سے پا پخوان	ادہیا سے پا پخوان
جناب بشن جی سرایہ نور			

جانا کو شک نام پر ہمیں او سکے شاگردوں کا بشن لوک میں اور مقرب ہونا جو کنگی وجہ سے

تو یہ ہوسری ام طعن ہی	عطا ہو تو کو عزت تھی ہی	جناب بالیک حسا فک	جناب بالیک حسا فک
برہمن اک عقل دی ہوتا	باسم پاکہ شک شہر تھا	حقاقت پیشہ دشا کو حق اطلاق	حقاقت پیشہ دشا کو حق اطلاق
پیشہ بشن کی زرات کرنا	گدا کی سے زرات کرنا	خلیق مروتیاک طور و طیار	خلیق مروتیاک طور و طیار
ہری زیشہ دکر و من سے	ہریشہ کام تھا ہو گوت جہن	تیرا اوستا دجیان سا	تیرا اوستا دجیان سا
کوئی دیکھش نام اک ہر جہن	سخن سنج و عقل اہل فر تھا	کہیں گاہا شک کو شک اگر ذر	کہیں گاہا شک کو شک اگر ذر
با آیا او کو آگے گھر پر آئے	بصدور یاد بخشا زو آئے	جو دیکھا مقبالے گھر مشر دور	جو دیکھا مقبالے گھر مشر دور
یہ آئینہ انور شاگرد ہوتا	ہو سکے بد کاش کی سکھ لڑا	زن پداکش تھی فرخندہ جام	زن پداکش تھی فرخندہ جام
جو تھی اس گیس کو خاک کی	بیل تھی اہل زندگاری	کے کوئی سدا وہ ابدان	کے کوئی سدا وہ ابدان
رن شہر شش دامانی	بہن شہر کو شک کی دلی	وہ کو شک سہی میں تہا شوق	وہ کو شک سہی میں تہا شوق

آئے ہر لہر کا کشتی مکان سے وہ بھی نہ گریز کیا سندھ سے جہت کیلئے جوش سائیش غریبی کرتے نہیں ہم سنا مضمون جیسا ہے لیکار لکے کا ذرہ چاروں لبششششش نریس بحر الم ہمارے جوش وہ تھیں سب کان خود بینی لایا سکے آخوہ بد آہنگ مژدور زبانوں کو لہر کہ جب ڈالا شوک ملک شمال آؤ نہ موم جو تھی ان دہر تو کجا جاوے گی مہوئیں ان ان کی محاندہ لایا جب سے سیمان تب ہم موجود جانب نشین جی ہر شکوے عطا لکھو کوئی عمدہ صلہ ہو تیری شاگرد وانی اکر میں سب	ہر اگر دو کے انور خصلاتی بصد پاس دیا پوئی نکی آیا کہا کو شک نے جھٹلا کر کشتی قدم اسے دینے ہر زمین ہم تو سب جہت طرب جادہ نایار ہوئے آسوں غرق در کرج کیا چاک اپنا اپنا یہ گوش سراک سے باری باری اگر لایا سراک نے کان پر لڑے کہ جو یہ راہ نطق دینے خفا نکالا جہر ہر پیکار چمکی دھوم ہوئی تعظیم خاطر ادا دلی رہیں بکینہ میں تیار خج میان نشین کی کسوت ہم موجود وہ مضمون سری بر ہلکا کہ اور نہ کو جن کا وصلہ ہو ہاری لو کہیں قایم رہیں سب	مکان سے وہ بھی نہ گریز کیا سندھ سے جہت کیلئے جوش سائیش غریبی کرتے نہیں ہم سنا مضمون جیسا ہے لیکار لکے کا ذرہ چاروں لبشششش نریس بحر الم ہمارے جوش وہ تھیں سب کان خود بینی لایا سکے آخوہ بد آہنگ مژدور زبانوں کو لہر کہ جب ڈالا شوک ملک شمال آؤ نہ موم جو تھی ان دہر تو کجا جاوے گی مہوئیں ان ان کی محاندہ لایا جب سے سیمان تب ہم موجود جانب نشین جی ہر شکوے عطا لکھو کوئی عمدہ صلہ ہو تیری شاگرد وانی اکر میں سب	وہ ان جہت کا سرمایہ نور ہارے میں طرب لسان یہ نسبت ملک با عالم پاک ہیں غلیم بینی پر نظر ہے ہر لاؤ کہ دنیا نسی سناو نہ پوئی کا لیں گانی کی آواز یہ حمد انکا ہم حمد انکا نور کے تھیں اپنے خالی کان پہونچ ہوئے ششہ آہ نور جادہ نایار نکالا شہر سے اور کئی نکال میان برہر کوئی انکو بلایا سے بکینہ میں تیار خج میان نشین کی کسوت ہم موجود رہیں بکینہ میں تیار خج میان نشین کی کسوت ہم موجود رہیں بکینہ میں تیار خج میان نشین کی کسوت ہم موجود رہیں بکینہ میں تیار خج
---	--	--	--

ادھیا چھوٹاں سراپ دینا نارو کا سری چھین جیہ اور جانا نارو کا لوک کے پاس

جانب رام ہوشش اصرہری میان محفل سر مرکب سیوہ خواصین دلی ہر شکر گل وہ کو شک نے خوش لائی گوا	نگاہ لطف ہر سدا پر ہی نیاب نشین جی تہر دلی فیض ٹہری تہین سمانوشل منور لیکے شکر و انور خوش آیا	جانب بالیک ملجہر قال رتی پر تھا محفل کا ستندہ جما گانے کا ایسا زور میں جو تھیں سر میں تہر نام نہور	دور لطف سے ہر کا شعل جانب چھین تہین رتی آرا کہ سب حضار محفل ہر گونگ تہا تہا صاحب لکام نہر ہی
--	--	---	---

روزنامہ پشاور اخبار سہ روزہ ۱۴۱۷ھ اور اوانازہ ۱۳۱۷ھ



خوشی تھی لہجہ جیکو نہایت
ہوا ارشاد بہت جانیں جو نہی غیر
ہو مہم مہین دیکھانہ بہالا
کہ علم موسیقی میں طاق چھو
خضر شہزاد گائیں گائیں
غرض شی لہجہ جیکو غضب سے
دعا کا ہوا شیشک ہویدا
سری نارو نے فرمایا جو ملو
گماشتی لہجہ نے اسی بہ نور
کری اور سخن نہ کرنا کسی راز
ہو جو پیشین آمد سخن سنج
بہر گائیسی بہتا ہوں میں شاد
ہوا تیرے کے گائیسی ہی اضی
جو تم گائیسی واقف کاش کہ
کوئی یہ گفت بہن پانہید
انوک اک برجن الا گریہ

کئے عمل مگر اور سکونایت
نہ ہرگز مشینہ پائیں جہوں غیر
سری نارو کو سکون کا لالا
اور سے شہزاد آفاق ہوین
ہیں آنکریوں مغل میں لا
دغانارو دی جوش تب سے
شکم سے راجسی تم ہویدا
زمین آسمان کا نچا ٹھوٹی
ہو فرمایا جہم سے منظور
میر احمد دوسری ہوا یہ پو
تہیں ہیفا جہا صل ہوا رنج
نہر دل ہر ہی سے شکستہ
ہر جا حکمو تمام اعتراضی
میری محض میں عالم ہر شہ
یہے ارشاد ہوا آنا نہیں علم
میان کو ماہ ترانس گریہ

جب الی قص کی سکونایت
ہوا جہا متناع بار یابی
سری نارو دلے امن کشیدہ
مقابل سے گاسکونی ندی ہو
کترے ہوڑی جہم پائیں لا
خواصوں جہم جہر طر لا
زمین پر زمین ہونک جادو تھی
خبر لہجہ نے زمین ناتہر
کروراضی قبول آرزو سے
بہم باغ مطالب کی رسی
نہیں اضی میں جہت پان
اسی گائیسی کو شکستہ
ستاراک و سکون کا لالا نہیں
اگر جہویش عزازو اکلام
تہیں ہو کہ علم موسیقی یلو
اور سے پاس مار سیکے رک

ہوئی خاستہم عام ساری
جلے صار کہا کرسختابی
کہا ولین بہ ہو کہ آبدیدہ
فروع اس فہن با سکونیت
غضب کی جہو شہزاد کا
کشان فرزند میں پکا ڈالا
ہمار طر جہم پاد تم سے
پیش نارو سے بانڈ کرنا
ہرین اک تم کو رکہ اپر کو
سری نارو کو رحم آیا کہا غیر
گوش ہوں فقط فہر کی کو
ہوین سب شکلیں اک بل میں
اگر بخشا زو کو تہیں کیا
تو سیکو کا گانا ای نکونام
مگر ہے کہ غالی جا ارشاد
کہ جہت حقہ مطلب آجکاک

نفس خیر و کین الی الی	سوئی خیر و کین الی الی	وہ بیباک گجیانہ سے تھا	سکان کو غمخوار کسانو تھا
ہم چو گشت گزیر بشر	کڑی تہمت ساسی باور پر	سجوتے تھے شیو موی درد	سختی و شجاعتیں گرد گرد
کسانو کو کب سے آپ	زبے قسمت جہان نرفت	کما گئی شرت سسکتے	ہو گئے تھے روتھکے آیا
خباہتیں نے بجا بیان	مراحوال طول اک لسان	کسا و کجگو گانا بادل شاد	سجستہ ہوں نہیں میں غمخیز
ظراپ اپنا اول حال	گذا ہے وہ سہو حال کو	کہ کیونکر نصبت غلی یہ بائی	یہ دولت کس طرح سے ہاتھ آئی
کما ہویش اک اجہ تانامی	سخی و معاملہ مرد و گرامی	رعیت اوس سے سب تھی	سدا سنا تانا مفلک کی فراد
لوہی شارت تھی جو	ساروی کی تھی اوسے شہر	ذکوئی بائیل بگوت بجن ہو	نزد صفت بشن میں گرم سخن ہو
ری مدح میں سب لوگ	زبان پر دوسرے مضمون نہ لائیں	نہا بگا وہ ہو گا خارج از شہر	کر دنگا بجا ہی صد مدوہ
بمن اتفاقا دان اک آیا	کنا بجز بستر لگا یا	پیشش نہیں کی کرنے گاہ	بجن کی جس میں سر پر لگا
خبر راجہ نے پا کر اوس کو ٹالا	برہمن کو زبردستی لکالا	پیش چند یہ وہ باہر مہلاوت	کیا جم نے اسیر طبقہ موت
مہات جہم انسانی محرم	دیا جراج جسے تالہ لیم	ہو واجب ہو و سوزی و طبع ناچار	پیش ہر مہراج آیا گنگا
کما کہیے میری قصیر کیا ہے	خطائی و اجلی غور کیا ہے	کما تو نے برہمن کو ستایا	لہذا جسم انسانی نہ پایا
جو تو نے شہر سے اوس کو نکالا	سوہنے بھی تجھے نہ ٹالا	جو خوش ہے تو جسم کو لہا	غذایہ باطل پر مردہ کما تو
برعالت ایک مدت تک بھیگی	بہت جان خرین ہو بھیگی	شغال آخر تو اسی بدکار ہوگا	بھی مدت میں طیار پار ہوگا
سینے کا پرہ شکل آدمی تو	بہم ہوگی دی صورت دی	اکو لک سطح سر گرم ہاں ہے	سنو نارو یہ طرفہ کو نشان ہے
ہمین میں راہیہ بوشن محوم	میان مزدوم اگر بنے بوم	ستا البرہمن مضمون جیدم	اسی کما سر پر اگر رہے ہم
روان دیکھا جو اک دریا لاش	تو کینچا مینے اوسکو بے نشان	نظر آیا دی جھگو برہمن	ہوا تانا جھٹا جسک لاش شہن
سوار اوسکو لو ان نہر دیکھا	دغخان تاج زین سر دیکھا	کما جہم انسانی نہ کما نا	یہ کما نا کر کے ناوانی نہ کما نا
سندھ افق ہو تو امر غرہن	کہ ہے یہ راجہ نشن کا نرن	کما پر مینے مذکر حال اپنا	سنا یا اوسکو سب احوال اپنا
کما گزشتہ ہے نقد یر پتری	معاف اب بیشکی تقصیر تری	دیا خوش کچھ آشریا و جھگو	معصیت سے کیا آزا و جھگو
کما تو جسم انسانی بھی پہا	خوش الحالی تیری حد میں آکا جو	رہیں اک سطح کے کچھ کو	معنی سب کین اوستا و جھگو
غرض دسوی کوئی جگہ تھی	مرا داپنی برائی حسب خواہ	جھو اب فکر کوئی نہ کر	ہر شیو ای سری ناندی ہم

ادھیائے سنا تو ان گانا سیکھنا نارو کا الوک سے اور جانا نارو کا

مردم برین گمان چس آن چسرون حبس تمامل ہوتی	لوہ سرور کی لانی چن کے تار لہ لہ لہ لہ لہ	مالک ہوتی سہ ہوتی شکایت رفع ہوتی ہوتی
کرتا تبشیر جی نے نال سماں خاندیہ یو جہار	رنا سب تبشیر مبروغل بین لہن یو کی سو لو لگا اڑ	لیکاراہ مطلب کا نشان سکما ونگا مین علم سنی خوب
کرتیہ ایک تو ان کی دوسری شکو اندو لکے کہی شاد	جہان جاؤ وہاں کیو مہی کبھی جہر دیکھو پھوٹو یاد	دل غول چنے کی کبی بی کہ تھی ادنی نہ اندھیا کہ
عبد رب پوچھو جی کو کرم ادنی وہاں نخل مین گانا پورانا	ہر اک نے سری کی قتلیم دنی غضب گانا بجا نہ پورانا	ہو کے برما کے گم رہتی اڑو لگی گانے اٹا سے حسرت لہو
سری برما کی قتلیم دنی جو نہیں ہوا یاد دنی کن کو نام	ہوئی تھو ستا تو مین دنی باسم جاتوئی شہر عام	ہو چوچے جاکے نارو جب اقرار سکما زانو گانا زانہ شوش
نورنشی جاتوئی نے سکما خوش نارو شہر استاد کامل	سری نارو کا سب طلب برآیا ہوئی اس فنین استاد کامل	سکما راک و نہیں فی زبا عنا دھن سہو سوت برادر
مہار کا یا کر جب آہر	ادھیا سے آٹھوان	رہو صحبت دلو خواہ قہر

خراج لینا اون کار کو ت اور سقاٹ محل ہوتا مند و در و وجہ اونکا اور پیدا ہونا جانکی حکما میر

ہر اک جان بخش عالم چس سرور کی کتاب	ہمیں سہی صد قد سینا طور ہزار و سال تک کر تار تار	سناو اپ اور چس کا احوال کہا رادون ارزاہ عنایت
سوس کیا گھوڑا می بائی غور سری برما کی فرمایا کہ بہات	بیان کر پیش برابر کرم حدامکان سے باہر ہی پات	نہو نہیں بتلائے صد مرگ ہر اک کے حق مین جالم اصل
ہزاروں خیر اندہ پرور ہزاروں خیر اندہ پرور	مین شولاک سبک تلمون خور بدل مغز مغز پر چھٹے غور	نصدہ ہوشا ج اور سر سے نہاؤ گری سری غل و شغل
دل جانی سکی جب آپ آتشاک غور پر	در دست می غور ہو تب کسیدن جان مدد آمد کوینا	ویت اور کشن یاد کوینا قرینہ حسرت کہ بدین قیانا

خون او شعله با کاهد و	تو کینه با طول حجت گنگو	و ده کند تو کینه پیش سوس	بمخون جان کنه سوس
چو تافته سو و با جالت غیر	که خانی نباشد و می غیر	کلا نایب سے موت پرین	کلا شلف بدین کلا کلا
جناب الیک اهل کرامت	بیان و سبب کین طر فرات	برچمن تنگ کوئی سر مایه نور	بنام نیک کر تسن ترافس
و نه پکرتما الیک استری نام	بدل نما اعتقاد کچن نام	تو تاشی که دخت او کی حیدر	و نه شکل جاب کچن
سور صبح شیر ترسته بهرنا	و ده آواهن سی کچن کاکوتا	پلا تانا پی آخوا به کو هر روز	کشته شیر و شکر با هم
و بی خون و ترش چین	ز بر روی شهر اودن و چینا	کیا تم کو رکون خوشی لبریز	صو لک لک لک لک و خور



چو تنی هندو در می بخوابه خاص	و یاد دولت آوازه خاص	کما زهر سوس به شیارینا	خبر دار ای کل بچیا
چلا به ره سپه جنگ آخانی	و کانی سکو خونگی مغانی	مچایا عالم فلک تک شر	امر کو سر کو کیسر کر لیا
بزاردن و خزان صاحب ناز	ز بر روی پکرتما لایه جانناز	بهری تنی بو جو سرین سکی	براک سی جو منی هم
خبرنده در می نه جب به پالی	حسد سر سر پکرتما آخانی	کما سم که ما کر سرینا پاجنا	نهین در و خد سستا
سجده کر زهره سر مایه خوش	و بی خون سکو کو گنی نوش	نهال باغ مطلب نه دیار	بهولی و ده حامله شک
اودر ترافون مظلومان و لیکر	اودر کچن آواهن کتا شیه	یه کی لایش کتا تاثیر آشکارا	بهین کچن شک من
بنی به صورت شعله و کوش	چاک او شحات او سکا شل آتش	خامدین به سکتی نهین	و لاخ او سکی سکتی
حکام حبایتی اوس نکو آیا	بدن خوف حد که شهر تر ایا	بعد سرعت بوان زرد چکر	سور کو کچن سوس
کیا حکمت به سقا و حل آه	چیا با خاک مینا گوهر جا	اودر مساک با کاه اوزور	خونی ناف و لک
جناب کچن بر اے قلبه رانی	که بر سکا کچن رسته پانی	سودر نوک قله به بهر لوک	نوک کچن خزان
بیکر کو دین افست و کیکو	کیا شایه کچن کچن	کیا اودر و خزان کچن	خوشی بهر کو کچن



اوسيا کوان نکلن ارم چند رکاجانکی جی کی تلماشمین و رمانا ہنواں جیکا اور سہنت کرنا

ہمیشہ رام رستیا کی سیہ یاد	کوجس سے خاطر ناشا پشاد	سری نیکو راون لیکیا جب	سری رگنیر بس چلے تب
جوہر بچے کوہ ویاہستان	ملہ وان انجی نہن خون	قدم پر سرخ کایا کرنی لغور	زبان ح کولی انی اطور
کرالینہ آپ ہننیا کے دانا	ہرک کا مطلق اس سے برانا	یہ دنیا جہان قائم ہے شے	بنامی آسمان قائم ہے شے
سد اتم ہو کر خوشی پر گم	تمہیں سے ہن جہان میں ہر گم	سارا جہان ہر اوس کے پشاد	کہا اسی انجی ست آفرین باد
ستاری شعلہ دہی و عین جان	زلبس سرین بی سوختی جان	یونین شعلہ کو کجا جو کوئی اور	نواضی دوس سے بی نگاہ طور

اوسيا و سوان چلن نیدہنا سمندر اور بار اور ترنا لشکر کا اور مارا جانا راون کا سہی ارم چند ہاتھ

سری ستیا کرشمہ شبنی اور بھی	عطا ہوا جہاں شبنی نہی بھی	جناب بالیکر نکتہ آرا	خامین کرتھن ہنن لکھارا
جناب ارم فرخ شبنی کھانی کمال	کہا سب انجی تندرست احوال	اجود ہیا وہ شے دشت آنا	نسیم سا بے گلشت آنا
سری ستیا کا ہونا بن قایب	کھی سب انجی روداد جناب	ہما بر دلا دے ہنن لکھال	کہا شکر کو کار گنہر سے احوال
کہ ظلم کمال سے خستہ جگر ہے	مثال طایبے بال و پر ہے	کہا شکر کو کو دیکھیں کہ ہم	رکھیں غم جگر پر اسکے دم
جناب ارم پر کھی وہ فرخوش	چرا ہر لکھنے وان بر خوش	غصہ سگر دیو سو کو نکل گیر	کیا بال جس کو کشتہ تیر
لا کا بال ہنن تہا قوی بال	نکالا دلاعت مان بل کھال	دیا شکر کو کو اور گشتا ہے	فر سے جمایا رنگ شایہی
سپا کی جستجو میں چا بکنا	ہوا پر لکھ میں رواد	پون ست بھی بند بار جاکر	پہر شل مباد کجا جلا کر
ادھر سے لشکر چرا رہو چا	کہا تر قلم ز رخسار ہو چا	سری لہن یون خوش ہے	وہ مضمون لٹا کر سوچ ہے
کراہی دریا وہ کرتدیر سب	کہا لکھ دے سپاہ صفا کرب	تبدیر قلم ز رخا رہو چا	کہہ دے تر بار ہو چا

میر سلسلی نہ لہو لہو لہو
میر سلسلی نہ لہو لہو لہو
میر سلسلی نہ لہو لہو لہو
میر سلسلی نہ لہو لہو لہو



چھایا سے نخل بدلتا غیر یہ تو تہا جگہ کل عالم ہوا نکلنے لگا ہے لہو لہو بھٹکتا ہے لہو لہو	میر سلسلی نہ لہو لہو لہو میر سلسلی نہ لہو لہو لہو میر سلسلی نہ لہو لہو لہو میر سلسلی نہ لہو لہو لہو	میر سلسلی نہ لہو لہو لہو میر سلسلی نہ لہو لہو لہو میر سلسلی نہ لہو لہو لہو میر سلسلی نہ لہو لہو لہو	میر سلسلی نہ لہو لہو لہو میر سلسلی نہ لہو لہو لہو میر سلسلی نہ لہو لہو لہو میر سلسلی نہ لہو لہو لہو
--	--	--	--

دھڑکے اڑیو ان بیان اون حاکم دیپ کا زبانی سری سیتا کے

زبان پر ہون سی سیتا کی کہ بعد از فتح جب کہ کوہ پر سراج اور آج کو بھٹکان رکھوں نے پہر زبان میں بھٹکانچہ تو سر و ستم سے	طبیعت گر گفت سوسہ ہما ہر حال صل جیا کو نقد آرام جین سے سری کی نظم و معانی تائیش کی صفت کی انکی رہائی دی ہیں قید الم سے	مہا من راج لپ سے ہیں رکھیش دیو تا خوش کن قدم چوک کہ رک کو ماتہ کما اون سے منس کو کیا سنی جیا کی جی نے گھٹا	بیان فرما ہون کر طبع غیر دور شرقی سری شریعت کا سری انکو با تون تہا دربست آپ ہیں آئندہ پرہ تشریف لگا ہون یالہا
---	--	--	---

کما حقہ کسی سب سے شہادت کی بنا پر کما حقہ کہ آیا بات کیا کما حقہ کہ اگر فریضے پیر کے گھر میں جب بھی یہ شہادتیں ظاہر عاید جو کھن ہر وقت کچھ گساری طبیعت میں بس ہی گساری جو نواہد میں خوابانہ یہ نواہد شیاں جہاں کسی دن انکسار صبا ہر گھوڑے پہ پاؤں رکھو آباد سار ایک ایک ہر ہم پائے بسا ہے اوپر ایک شہر دارا خواب جاگتی ہیں برسر قافل نیام لیکن دوزخ تھی اوسکی نیکو دوزخ میں افسوس پیدا ظلمت سے دوزخ کا گھر کے کما حقہ کہ جہاں بیکار عام میں اب جھوٹے بلو کا ستار جو لکھا تھی کبیر گنہ در کی مہار انکا سب ہی ایک گنہ دہ ہر نواہد میں شہر نشین	شہر راون کو گوارا تو مارا سے جب جانکی سے کو پڑ مگر سینا جو سر گرم سخن ہیں نہیں میں جھوٹ بڑھتی جنگ کی پاس یا لگ ہیں غرض کی اوسے نام گذار نہیں نے دیا ہے مسکن غرض ماں ارجح جبکہ پایا پیش کش کے لہو چو کا لگاتی پیش کش سے ذرا غت جبے پایا سوسیتا یہ ذکر فرما وہ کوہستان ہر صفا حق کے کیش اور شفیقہ بادل شاد شہر راون و ملان فرما سمائی نام اک چوس تاپرن برائے نام ہر اوکا کر دیا ماہ ہو سو دوزخ پیدا اہل چین کو عالم کے ستار دوزخ میں ہزار اسانی شکر کے جو سر طغیل ندی کی ہر شہر زور سری پرستیاں ہر جگہ پان اگر تپا ہے وہ ہر دم میں رکھیں میں ہی کمال دوزخ میں کما حقہ کہ جہاں بیکار عام میں اب جھوٹے بلو کا ستار جو لکھا تھی کبیر گنہ در کی مہار انکا سب ہی ایک گنہ دہ ہر نواہد میں شہر نشین	نہیں کی نشان چرات ہزار ہو کہ شہر حرکت کا ہوس ہمدی گنگو پر خندہ زل ہین نہ ہو لب اپنا کھوئی ہوں لیکن پاک طبیعت صاحب کرو گاہیں ہر بیان مل باشر مقرر کی خدا بہر ہر ہمن یہ ہر ہر وہاں بہر ہر کھل خوشبو ہی ان ہر گاہ کما اکثر ندوق مل رہتا دہی کا کاس سندھ شہر کہ ہوا اہل نظر کا رنگ حق ہزاروں گرد کوہستان جسے حکم کدور کشا توئی نامت جیسو ہر انگ کو حاصل ہو ملک جہاں زید انکسار گئے تب زنا شکر دلاؤ ہم شہر لکھا کو تپا ہر شہر میان ہر جو بر کر لکھا شور ترنی پہر ہی شوکت بری اگر تپا ہے وہ ہر دم میں رکھیں میں ہی کمال دوزخ میں کما حقہ کہ جہاں بیکار عام میں اب جھوٹے بلو کا ستار جو لکھا تھی کبیر گنہ در کی مہار انکا سب ہی ایک گنہ دہ ہر نواہد میں شہر نشین
--	---	--

مید و خور کو فلک سب گنجینہ تبار سب کو اندر روک اگر در پیچ ز چو نکو و بان لا کر بسلیا کما غفل از کجا پل و جلا	سر گنجینہ جان و جان ده شک و دل از در و چو شک و دل از در و چو بست بام خودی بر چو جلا	رسن بری تو کو نکو باز کرد اما لا دو تو کو نکو باز کرد سوی جب دیو تو نکو باز کرد مناسبه چلو سجا و او سکو	نمین کو سپار اما لا دو تو کو نکو باز کرد سوی جب دیو تو نکو باز کرد مناسبه چلو سجا و او سکو
سستی چو استن ظلم و ستم کی روا سب خود سر کا دم زهر بناب جاگی جو بیان مین اک سوکشه خنجر و بد ذات	گفته بر قمار دست اور زبانی بدینا که غفل و انس و ترس اک سوکشه خنجر و بد ذات اک سوکشه خنجر و بد ذات	اما لا دو تو کو نکو باز کرد سوی جب دیو تو نکو باز کرد مناسبه چلو سجا و او سکو اما لا دو تو کو نکو باز کرد	طریق راستی را کما یون چو جان و جان اما لا دو تو کو نکو باز کرد سوی جب دیو تو نکو باز کرد
ادبیا کے بار بار ان			

جانا رام چند رکات پندرہ پین اور امانا اور ان کا جانکی جی کی بات سہو مہا کالی کی رو میں

سری ستیا سہی کالی کی سوچ سنا جب یہ بیان مغل عش ہوئی سب نوج پناو تیل ہو ان زہر چڑھ کر جانی تار	ہین بن اپنے مقبول کشت جناب ام کو صاف گناہ سب نوج بھیسکین تیل چلے نیک و غرض خیل خدمت	منا سن اپنی سیکھتہ امور یہ فرما کہ بان لشکر کشی ہو اجو رہا کا بھی شکر ہو گیا سری ستیا تین سحر ہمارا	یہ فرما تہذیب کی سرشت کہ دورا توں گری گشتی پس نکو خود ویکہ سو گیا جلو میں افسران حسب راج
جو ہو پنے انور شکر و پانیر گری یک تخت پناو پڑی ج منا سہ جری نے قدر بڑایا ہوئی القہر اور سڑائی	کیا اور تیر جانتان ز بس تھی چھاپی موت موج تر تقدس بڑھ دے بڑایا منا سہ کما زور آزمائی	اودھ کوک و وہ میں گھوٹا نظردان گھر گھر بعد نشان وفا واد پیری نیم تو وہ نہیں کیا اوستہ غصہ آشکارا	بھیسکین ملنا جاو گی جناب کی جی یا ہومان ہو ان زہر و مایا بر سر پیش نہیں تیا مہا کالی کی سہرت
غشی میں کسک پشک پر کام غضب کے تو نایان خدائے ہو بام فلک پر شا دیا نے پرچی آہستہ کما کالی کی جی	نہروں تر ہو کسکین تیل لکین سب اپنے کا زبانی منا مایا مہا کالی کی جی تویدی موتی ملی بھوش	سرمیدان سر دشمن تراشے ہجوم دیوتا سر سے آیا بس برفع کدورت کچھ آپ جو پیرا مہا برہما نے سرعام	بہاؤ غنیمت پریدہ کو قدم پر بگیتی کسک میدل اپنی مہا کالی شہرے پیرا مہا برہما نے سرعام



سوی سنیالی سنیالی اچوہر بامین پھر راجا پڑے جو کس کو دل لیس جہان میں ہو بیکر دولت جناب رام کے مدد میں بقدرت حیرت خدا کا	سری سنیالی سنیالی بہم تہ پہر ہی سنیالی بر آئین شال مضطر کا میں دن بیکر بیکر ہیں بھی کچھ افسانہ انصاف تو ہے لانا کا	ہو غائب و تین جا بجا وہی ہو میں ہی پلین ہی نہ وہی خطرہ دوسرا جناب جا بجا سے اپنی عطا ہو صدقہ رو دلا دین طبیعت میں ہو ہر دم خوش	اودھر کو پہر پھر گھر وہی شرت وہی حیرت نہا سبب محبوبت پاس انکھش بھی ہر دہر عطا ہو صدقہ طبع پانچ سدا فرحت ہی ہر خوش
---	---	---	--

سبب ترجمہ اویہت رامین

میان لکھنؤ کل اہل فن سپر مہر مہر برتری کل نایاب باغ گلہ دانی برجہن اہل فن فرخندہ فرجام حلیہ و صابر اہل وفا یہ عالم بھی مان اکثر	در شاہ ادب دریا سخن مہر بیج کر امت گسری سری حکمران و اس اہل مافی نفس ہی پر جہاں شہر عام گدا غار میں دانا پناہ شعاع نور ہے روشن ہو	نہر میں علم میں نہیں سرا گمروت جان خلاق عوام و خاص ہے ہر الف و ایسند از بس و لکھا کسا جو کسمیری محلہ مشہور و فرط طبع ہے الکن دہ	حاصل الیٰ حق حاصل الیٰ حق حاصل الیٰ حق حاصل الیٰ حق حاصل الیٰ حق حاصل الیٰ حق
--	--	--	--

رقم را بر این آیه است در بیشتر	یعنی هرگز محال عذر الهی	کیا ظلم سکوت و بی خبری
نہیں محکوم ہوا شادی ہے	و صنعت کی نہ رنگینی کی	نقطہ کار نامہ ہر روز کی
سما پست	بعض صرح او طبع اللہ	بہا علم و ہر منہم کو

بہت ہی ادب و تہذیب و شہرت و دل و صفت شہرت پور پور بنی جہان سنگہ سکن
 شمع فروغ آباد و در حال لکھنؤ در مطبع مکتبہ در رونق طبع یافت
 تاج طبع اولاد را صاحب متناخلف لالہ پور خیر متنا سار لالہ

کیا خوب چہا کہنہ	بہ خاطر نگاہ بن کو خوب	کوئی سنیں جو لکھنؤ
کیا خوب کہتا لکھی یہ اردو	مقبول در عالم و خوش اسلوب	لکھنؤ تاریخ اسے متنا
تاج طبع اولاد لالہ پور	صاحب متناخلف لالہ پور	امام ساکن لکھنؤ

عہدہ بنادریہ خوش اسلوب	تاج طبع اولاد لالہ پور	لکھنؤ
تاج طبع اولاد لالہ پور	صاحب متناخلف لالہ پور	امام ساکن لکھنؤ
تاج طبع اولاد لالہ پور	صاحب متناخلف لالہ پور	امام ساکن لکھنؤ

تاج طبع اولاد لالہ پور	صاحب متناخلف لالہ پور	امام ساکن لکھنؤ
تاج طبع اولاد لالہ پور	صاحب متناخلف لالہ پور	امام ساکن لکھنؤ
تاج طبع اولاد لالہ پور	صاحب متناخلف لالہ پور	امام ساکن لکھنؤ

تاج طبع اولاد لالہ پور	صاحب متناخلف لالہ پور	امام ساکن لکھنؤ
تاج طبع اولاد لالہ پور	صاحب متناخلف لالہ پور	امام ساکن لکھنؤ
تاج طبع اولاد لالہ پور	صاحب متناخلف لالہ پور	امام ساکن لکھنؤ

شکر ہے سہری نارین جی تاکہ یہ پوہتی ادہ بہت را اینچ ہا دوم
 مطبع مکتبہ در رونق طبع ہو کے
 بخشش جان ہوئی

130361

